رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ❖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ❖ میں بھی اک نورانی چہرہ کے ہیں تارہ نہیں ہوں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

خریداران سے مقامی

ایڈیٹر؛ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!

جلد ۲ | مورخہ ۹۔ اگست سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۵۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں۔ (۲) میرزا بشیر احمد صاحب کو براہ راست اور حضرت فضل عمر کی ڈاک میں بی اے کے امتحان میں مبارکبادی پر بہت سے خطوط آئے ہیں۔ وہ سب احباب کا شکریہ اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (۳) صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کا خط آسنور شوپیاں (کشمیر) سے خیریت کا آیا ہے۔ (۴) نواب محمد علیخاں صاحب کی صحت اچھی ہے۔ عصر کے وقت اپنی کوٹھی سے قرآن مجید کا درس سننے کے لئے مسجد جامع میں تشریف لاتے ہیں۔ (۵) میاں عبدالحی و عبدالسلام سلمہما اللہ بمعیت مولانا محمد سرور شاہ صاحب بمبئی سیر و تفریح کے لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت اور سلامتی کے ساتھ رکھے۔ شفاخانہ میں ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب محنت سے کام کرتے ہیں (۶) **مبلغین** آج کی ڈاک میں قاضی عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے دس آدمی کی ...... اور

تازہ خبریں

(ہیگ ۴۔ اگست) جرمنی نے ہالینڈ کی بے تعلقی کے احترام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (۲) جرمنی کا تمام بیڑہ نہر کیل میں سے گذر کر شمالی میں داخل ہوا۔ (۳) جرمن سفیر پیرس سے روانہ ہوگیا ہے۔ (۴) معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ مارلے مستعفی ہونے والے ہیں۔ (۵) لنڈن ۴۔ اگست۔ فرانسیسی ہوا باز گیروس نے بمقام ٹول (فرانس) ایک زپلن (جرمن ہوائی جہاز) پر حملہ کیا۔ فرانسیسی ہوائی جہاز تباہ ہوگیا۔ اور گیروس اور زپلن کے ہوا باز ہلاک ہوگئے۔ مراسلہ سالونیکا۔ آسٹریوں نے سرویٰ حد پر بمقامات پوسروزیز۔ سمنڈریہ۔ بلغراد لو ہنیس اور موکرا گورا حملہ کیا۔ مگر سرویوں نے انہیں ہر جگہ پسپا کردیا۔ (۷) برلن ۴۔ اگست۔ جرمن سپاہ نے روس کے تین مقامات [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے۔ (۸) لنڈن ۴۔ اگست۔ لارڈ کچنر کا خانہ محکمہ جنگ کے سکرٹری بنا دیئے جائیں گے۔ (۹) لارڈ کچنر کل ڈوور سے مصر کو روانہ ہونے والے تھے۔ مگر انہیں واپس بلا لیا گیا تھا۔ (۱۰) لنڈن ۴۔ اگست آسٹریا نے بظاہر سرویا پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور روس کا مقابلہ کرنے کے لئے گلیشیا کی طرف اپنی افواج کو حرکت دے رہا ہے۔ (۱۱) سرویا مانٹینگرو کے ساتھ مل کر بوسنیا پر حملہ کرنے اور وہاں بغاوت برپا کرنے کی طیاریاں کر رہا ہے۔ (۱۲) لنڈن ۴۔ اگست۔ زار روس نے ایک اعلان میں اعتماد ظاہر کیا ہے۔ کہ روس یکجہتی کے ساتھ جرمنی کے گستاخانہ حملوں کو پسپا کریگا۔ (۱۳) بمبئی ۵۔ اگست۔ مستند طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات برطانیہ اور جرمنی میں اعلان جنگ کر دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ہنسا لائن کے ۵ جہاز کلکتہ کی بندرگاہ میں ٹھہرائے گئے ہیں۔ (۱۴) فرانسیسی وزارت بدل گئی ہے۔ بحری وزیر کے مستعفی ہو جانے پر ان کی جگہ موسیو [illegible] مقرر ہوئے۔ مگر موسیو ویویانی بدستور وزیر اعظم رہیں گے۔ (۱۵) لنڈن ۴ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے بلجیم پر حملہ کر دیا گیا ہے۔ (۱۶) برسلز ۴۔ اگست۔ شاہ بلجیم نے اپنی پالیمنٹ کے

شیخ عبدالرب صاحب لائلپور سے آٹھ آدمی کی اور چوہدری محبوب خاں صاحب پنج ایک باثر نمبردار میر باز خاں کی بیعت جدید بھیجتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کئی خطوط بیعت آئے ہیں۔ برادر محمد اکبر صاحب ڈیرہ غازیخاں نے خوب نکتہ لکھا ہے۔ کہ پنج بڑے زور سے لکھا تھا۔ چالیس کا فیصلہ قوم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود کہتے چالیس بچا سکے دستخطوں سے امیر قوم بن سکتا ہے۔ [illegible] سر براہ بجائی ہے کے ایک روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

(باہتمام منشی غلام رسول مہتمم ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپکر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب پبلشر و پراپرائٹر کے لئے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار الآراء

جنگ کی خبروں کا خلاصہ

آخر یورپی جنگ کے خونخوار دیوتا نے خون کا خراج وصول کرنا شروع کردیا ہے۔ اور جرمنی۔ روسی۔ فرانسیسی۔ آسٹرین۔ اور سروین باہم ایک دوسرے سے مصروف پیکار رہ چکے ہیں۔ یکم اگست تک ۲۳ ہزار سروین اور ۱۲ ہزار آسٹرین مقتول و مجروح ہوئے ہیں۔ سربی فوج نے دریائے درن کو عبور کرکے بوسینیا میں داخل ہونا چاہا۔ لیکن آسٹرین محافظ سرحد سپاہ نے ان کو واپسی پر مجبور کردیا۔ جرمنی نے دو مقامات سے روس پر حملہ کیا ہے۔ بحیرہ بالٹک کے ایک بندرگاہ مسمی بہ لباؤ پر گولہ باری کرکے اسے جلا دیا ہے۔ اور خلیج بالتھینا کے دہانہ پر حملہ کرکے روسی جہازوں کو خلیج فنلینڈ کے اندر پناہ لینے پر مجبور کیا ہے۔ اور جزیرہ آلینڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جزیرہ کے ماہی گیر بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بڑا روسی جنگی جہاز ساحل جزیرہ پر بیکار پڑا ہے۔ جرمنی نے بلجیم کو اعلان حرب دیکر اوس سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ جرمن فوجوں کو فرانس میں داخل ہونے کا راستہ دیدے۔ لیکن بلجیم نے اس انکار کو رد اور اپنے ملک میں جنگی قانون کا اعلان کردیا ہے۔ مزید براں شاہ بلجیم نے ہمارے شہنشاہ سے مداخلت کی درخواست اور مدد کی التجا کی ہے۔ فرانس و جرمن کے تعلقات قطع ہوچکے ہیں۔ ایک فرانسیسی ڈاکٹر سرحدی کنوؤں میں کالرا کے جراثیم ڈالتا اور چند فرانسیسی ایک سرنگ میں ڈائنامیٹ رکھتے ہوئے جرمن ہاتھوں میں گرفتار ہوکر گولی کا نشانہ ہوچکے ہیں۔ دو جرمن جنگی جہاز افریقہ کے مغرب میں جزائر کنیری کے پاس سے گذرتے ہوئے دیکھے گئے۔ انگریزی بیڑہ بحیرہ شمالی اور بحیرہ ابیض متوسط میں جنگ کے لئے تیار ہے۔ انگریزی نوآبادیوں میں سلطنت کی حمایت و تائید کا جوش ہے۔ انگلستان فرانس کا ساتھ دیتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ فرانسیسی طیارے جرمن شہروں پر گشت لگا رہے ہیں۔ بعض حلقوں میں یہ افواہ اڑ رہی ہے کہ ٹرکی و بلغاریہ میں باہمی تبادلہ خیالات ہو رہے ہیں۔ اور ٹرکی کی فوجی تیاریاں سمرنا اور دمشق کی فوج ایک اہم نقل و حرکت میں مصروف ہے۔ اٹلی نے فرانس کا ساتھ دیا ہے۔ ایک جرمن جہاز کو انگریزی بیڑے نے بحیرہ شمالی میں غرق کردیا۔ جرمنی نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو گرفتار کرلیا ہے اور لمبرگ کے ولندیزی علاقہ پر بھی حملہ کردیا ہے۔

مزید خبریں

لنڈن ۲۔ اگست۔ مجلس وزراء کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا۔ وزراء اجلاس کے برخاست ہونے پر مشوش نظر آتے تھے ملک معظم نے قرضوں کی مہلت کے اعلان پر دستخط کردیئے ہیں۔ محکمہ تجارت برطانیہ بے تار پیام رسانی کے تمام اسٹیشنوں کو جن میں وہ غیر ملکی جہاز بھی جو برطانوی سمندر میں موجود ہیں۔ شامل ہیں۔ اپنی نگرانی میں رکھے گا۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ملکی حفاظت کے لئے پارلیمنٹ سے پانچ کروڑ پونڈ کی منظوری کی درخواست کریگی۔ مجلس وزراء کا اجلاس کل پھر ہوگا۔ دفتر جنگ نے حکم دیا کہ فوجی تعلیم کے تمام کیمپ بند کئے جائیں اور صدر مقامات میں آجائیں۔ ایک جلسہ میں جسمیں صوبجات دیگر کے تمام نمائندے موجود تھے۔ یہ تجویز منظور کی گئی۔ کہ ملک سے باہر فوجی خدمت کے لئے سواروں کی رجمنٹیں ترتیب دی جائیں۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل نصف شب سے فوج کی فراہمی اور آراستگی کی کارروائی شروع کی جائے گی۔ آسٹریلیا نے اپنا بیڑہ محکمہ بحری انگلستان کے سپرد کردیا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۰ ہزار کی مہم تیار کرنے اور اس کے مصارف برداشت کرنیکا بھی وعدہ کیا ہے۔

(مالٹا ۳۔ اگست) بحیرہ روم کا بیڑا جنگی کارروائی کے لئے تیار ہے

پیرس ۳۔ اگست۔ فرانسیسی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ مداخلت کریگا۔ اور سرجان فرنچ سپاہ کی کمان کریں گے۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ مالٹا میں فوجی قانون کا اعلان کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزلینڈ میں گورنمنٹیں اور مخالف پارٹیاں متحدہ کارروائی کر رہی ہیں۔

لنڈن ۳۔ اگست۔ جرمنی کا لکسمبرگ پر حملہ کرنا گویا برطانیہ کو براہ راست چیلنج دینا ہے۔ جرمنی کو اطلاع دیدی گئی ہے۔ کہ اگر اس نے ایک جرمن سپاہی کو بھی سرزمین بلجیم پر قدم رکھنے کا حکم دیا۔ تو برطانیہ کی بحری طاقت فوراً جرمنی کے خلاف جنگی کارروائی شروع کردیگی۔ سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کے فرائض کی تشریح کی۔ اور فرمایا۔ کہ میں نے فرانس اور جرمنی کے سفراء کو بتایا۔ کہ اگر فرانس جنگ کے لئے مجبور کیا گیا۔ تو انگلستان کی عام رائے فرانس کا ساتھ دیگی۔ فرانسیسی بیڑا اسوقت بحیرہ روم میں ہے اور فرانس کے شمالی سواحل غیر محفوظ ہیں۔ اگر کسی اجنبی بیڑے نے ان سواحل پر حملہ کردیا۔ تو برطانیہ خاموش نہ رہیگا۔ اگر بحیرہ شمالی کے جرمن بیڑے نے فرانسیسی جہازوں یا فرانسیسی ساحل پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ کا بیڑا حتی الامکان ان کی حفاظت کریگا۔ اسے اعلان جنگ نہ سمجھنا چاہیئے۔ سر ایڈورڈ گرے کی تقریر سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ بہرصورت لڑیگا۔ برلن ۳۔ اگست۔ جرمنوں نے ہالینڈ کے صوبہ لمبرگ پر حملہ کردیا ہے۔ لنڈن ۳۔ اگست۔ آج فرانسیسی پارلیمنٹ اور ۴۔ اگست کو روسی ڈوما کا اجلاس ہوگا۔ سول افسروں کو رخصت سے واپس بلانے کے مسئلہ پر گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے۔ ہندوستان سے انگلستان یا برطانوی مقبوضات کے ساتھ برقی اور بے تار کے پیغامات کی آمد و رفت بند کردی گئی ہے۔ سوائے ایسے پیغامات کے جو عام فہم زبان میں اور فرستندہ کی ذمہ داری پر روانہ کئے جائیں۔ سرکار کی طرف سے ان کے مضمون پر سخت نگرانی قائم کی جائیگی۔ اس گزٹ میں بحری محفوظ سپاہ کی طلبی کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

(بقیہ البانیہ از صفحہ ۳)

غریب پناہ گزیں دس روز دشوار گذار پہاڑی علاقہ کا سفر کرکے ولونا پہنچے ہیں۔ بعض تکان کی وجہ سے بچوں کو ساتھ نہ لا سکے۔ اس لیئے ان کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔"

ٹائمز کے نام ۱۵۔ جولائی کو ایک اور تار دورازو سے آیا۔ جس میں لکھا تھا۔ "کلی سودا اور تپلین کو بھی یونانی فوجوں نے بھیس بدل کر یونانی بے قاعدہ دستوں کی امداد سے فتح کر لیا ہے قرب و جوار کے گاؤں جلا دیئے۔ ایک لاکھ بے خان و مان مسلمان باشندے بھاگ رہے ہیں"۔ نیز انہی تاروں میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یونانی سفیر متعینہ دورازو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ کریٹ کے تمام بدمعاش اس وقت اپائرس میں ہیں"۔

اس حالت کو دیکھ کر اسمٰعیل کمال بے اور اسد پاشا نے باہمی صلح کرلی ہے۔ اور شاہزادہ ولیم کے روانہ ہوتے ہی ہر دو البانی سرداروں کا ارادہ ہے۔ کہ ایک شمال میں اور دوسرا جنوب میں خود مختار البانی ریاستیں قائم کرلیں۔

اور کلکتہ کا مشہور اخبار حبل المتین رائے دیتا ہے۔ کہ ہز ہائینس آغا خان کو آرام کی آزاد زندگی سے نکال کر البانیہ کی خاردار کرسی پر بٹھا دیا جائے۔ اور امیر البانیہ مقرر کر دیا جائے۔ بات تو معقول ہے۔ اور امید بھی ہے۔ کہ آغا خان کی پُر زر جیب ان کو یورپ کی مالی مدد سے مستغنی کردے گی۔ اور مسلمان بھی ان کے نام سے خوش ہوجائیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آیا البانیہ آزاد بھی رہیگا یا نہیں۔ ہمارا قیاس ہے۔ کہ یورپ کی موجودہ جنگ کے بعد نقشہ پر سے البانیہ کا نام محو ہوجائیگا۔ اور امیر و امارت کے جھگڑا کا ایک مرتبہ تو ختم ہوجائیگا۔ ہاں ایسا ہونے سے قبل یہ ضروری ہے۔ کہ یونان اور یونانی بھی اپنے کیفر کردار کو پہنچ کر رہیں۔ اور خدا کا زبردست ہاتھ ظالموں سے مظلوموں کا انتقام لے۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ القیمٰۃ - رکوع اوّل

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور عیش و آرام میں پڑا رہتا ہے - اور ارادہ کرتا ہے کہ اپنے آگے بجائے نیک اعمال کے بدیاں بھیجے اور توبہ کو پیچھے ڈالتا ہے ؎

یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ - اور پھر نبیوں سے ٹھٹھا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اجی بتایئے تو سہی کہ قیامت کب ہوگی ؎

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ - ایک دن ایسا آئیگا جبکہ آنکھیں پتھرا جائینگی یہ بھی محاورہ ہے - حیران ہونے - گھبرا جانے کو کہتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ (۱) جبکہ انسان گھبرا جائیگا (۲) حیران ہو جائیگا (۳) اس کی آنکھیں پتھرا جائیں گی ؎

وَخَسَفَ الْقَمَرُ - اور خسوف ہو جائیگا چاند کو

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ - اور چاند اور سورج دونوں اکٹھے کئے جائینگے یعنی وہی واقعہ جو قمر سے ہؤا وہی شمس سے بھی ہوگا - اور اس کو بھی کسوف ہو جائیگا -

میرے خیال میں یہ دو پیشگوئیاں ہیں - ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعلق اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعلق اس طرح کہ آپ کے زمانہ میں دو قومیں تھیں ایک عرب و یہودی جن کے حسابات قمری حساب سے ہوتے تھے - اور دوسرے عیسائی ایرانی جن کے کام شمسی حساب سے طے پاتے تھے - پس شمس و قمر کو کسوف ہونے سے یہ مُراد ہے کہ ان دونوں سیاروں سے تعلق رکھنے والی قوموں کی حکومت جاتی رہے گی - اور مسلمان فاتح ہونگے پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے متعلق اس طرح ہے کہ مسیح کے زمانہ میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوگا - چنانچہ وہ ہو چکا ہے ؎

یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ - انسان اس دن کہیگا کہ کونسی جگہ ہے بھاگ کر جانے کی -

یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح ہؤا کہ جب مکہ فتح ہؤا تو کفار کو بھاگ کر جانے کی بھی جگہ نہ ملی اور تباہ کر دیئے گئے - بدر کی جنگ سے بھاگنے کے لئے جہاز پر سوار ہوئے لیکن وہ جہاز ہی غرق ہو گیا -

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس طرح ہؤا کہ جب چاند اور سورج کو گرہن ہؤا تو مخالفین کہنے لگے کہ بس اب ہمارے پاس کچھ نہیں رہا - یہی ایک آمد مسیح کا بڑا نشان تھا - اب وہ بھی پورا ہو گیا - اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ ایک عجیب واقعہ سُنایا کرتے تھے کہ کسی دوست نے سنایا کہ جب چاند اور سورج کو کسوف و خسوف ہؤا ہے تو لودھیانہ کا ایک مخالف مولوی مسجد میں ٹہلتا ہؤا اپنی رانوں پر ہاتھ مارتا اور کہتا تھا - کہ ہائے اب لوگ گمراہ ہو جائینگے - اب لوگ مرزا (مسیح موعودؑ) کو مان لینگے ؎

کَلَّا لَا وَزَرَ - وزر - مرجع - مضبوط پہاڑ جہاں پناہ لی جائے قلعہ -

اللہ تعالیٰ کفار کے لئے فرماتا ہے کہ تمہارے لئے کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں تم جان بچا کر جا سکو - تمہارے لئے تو تباہی ہی تباہی ہے ؎

اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ - اس دن تیرے رب کے پاس ہی ٹھکانا ہوگا یعنی سوائے خدا کی پناہ کے اور کوئی پناہ نہ ہوگی

ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نجات مسلمان ہو کر مل سکیگی ؎

یہ سب باتیں قیامت پر - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پر لگتی ہیں ؎

اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ - مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس طرح کہ سنہ ۱۹۰۵ء میں جب بڑی کثرت سے طاعون پھیلی تو پے درپے لوگوں کے بیعت کے خط آنے شروع ہو گئے - اس کا مطلب یہ ہؤا کہ اگر مامور کو مان لو تب تو بچ سکتے ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے ؎

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ - اس دن انسان کو خبردار کیا جائے گا - اس سے جو کچھ کہ اس نے آگے بھیجا ہوگا یا پیچھے چھوڑا ہوگا یعنے اس نے ایسے کام کئے جو اُسے کرنے نہیں چاہیئے تھے - اور ایسے نہ کئے جو کرنے چاہیئے تھے ؎

قدم - زنا - چوری - جھوٹ - غیبت - چغلی وغیرہ ایسے فعل جو نہیں کرنے چاہیئے تھے -

اخر - نمازیں پڑھنی چاہیئے تھیں - روزے رکھنے چاہیئے تھے - زکوٰۃ دینی چاہیئے تھی - لیکن اس نے نہ دی ؎

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ - اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کے عیوب سے خوب واقف ہے اور اس کو خوب جانتا ہے بصیرۃ میں تا مبالغہ کے لئے ہے یعنی بڑا واقف کار ہے گو انسان جھوٹے عذر بھی پیش کرتا ہے لیکن اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے یہ تمام انسانوں سے خطاب نہیں - صرف انہی آدمی سے ہے جس کا اوپر ذکر ہے

بصیرۃ کے معنے حجت کے بھی ہیں۔ یعنی انسان اپنے نفس پر خود حجت ہے اس کو باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فی انفسکم افلا تبصرون یعنے تمہارے اپنے نفسوں کے اندر گواہ موجود ہیں پھر تم کیوں نہیں دیکھتے۔ مجرم آدمی خود بھی اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے ۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ

جب انسان کوئی خوشی کی خبر سنتا ہے تو اس کا دل دھڑکنا اور اچھلنا شروع ہو جاتا ہے اور سانس پھولنے لگ جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ یہ عرب لوگ تباہ ہو جائیں گے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں تم کو مل جائینگی۔ تو آنحضرت خوش ہو کر جلدی جلدی قرآن پڑھنے لگے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم جلدی جلدی پڑھتے ہو۔ اور تمہارا دل چاہتا ہے کہ یہ باتیں جلدی پوری ہو جاویں۔ لیکن جلدی کی خواہش نہ کرو ۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ

یہ کام ہمارے سپرد کر دو۔ ہم ہی اس کو اچھی طرح کریں گے۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ

پس جس طرح ہم پڑھیں تم پیچھے پڑھتے چلے آؤ۔ یہ حکم ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے کہ جس طرح وحی نازل ہو۔ اسی طرح آہستہ آہستہ تم بھی پڑھتے جاؤ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ ہمارے لئے بھی ہے کہ جس طرح قرآن شریف پڑھا گیا ہے اسی طرح تم اس پر عمل کرو اور فائدہ اٹھاؤ ۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قرآن کا دنیا میں پھیلانا ہمارا ذمہ ہے ۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ

پھر مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تم جلدی کو پسند کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اتنی مدت گذر گئی ہو ابھی تک عذاب کیوں نہیں آیا۔ ہم تو اسی طرح آرام و آسایش میں ہیں اور مسلمان ہی کمزور اور تکلیفوں میں ہیں ۔

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ

تم دنیا لیتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ

لیکن گھبراؤ نہیں جب وہ دن آئیگا۔ تو کچھ ایسے منہ ہوں گے جو تر و تازہ ہونگے ناضرۃ - تر و تازہ - باآب - بارونق اور وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے کسی کی طرف کوئی کیوں دیکھتا ہے؟ اسی لئے کہ اس کو کسی بات کی اس سے اُمید لگی ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کو بھی اپنے رب کی طرف سے امید لگی ہوتی ہے کہ اب فضل نازل ہوتا ہے۔ اب رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں ۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ

اور کچھ ایسے منہ ہونگے۔ جن سے آثار غم ٹپک رہے ہونگے ۔

باسرہ - ترش رو - بگڑی ہوئی شکل ۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ

وجہ یہ ہے کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ (۱) ان کی ناک کاٹ دی جائے گی (۲) ان کی کمر توڑ دی جائے گی (۳) ان پر سختی کی جائے گی ۔

فاقرۃ کے اصل معنی یہ ہیں کہ لوہے کو گرم کر کے ناک پر لگانا۔ حتےٰ کہ ہڈی تک پہنچ جاوے ۔

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِىَ ۙ وَقِيْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ۙ

جس دن کہ انسان کی جان تراقی تک یعنی ہنسلی تک پہنچ جائے گی یا غرغرے کی حالت ہوگی۔ اور کہا جائیگا کہ کون راق ہے ۔

راق۔ کے معنے جھاڑنے پھونکنے والے۔ علاج کرنیوالے اور طبیب کے ہیں۔ اس کو کہا جائیگا کہ اس وقت کون ہے جو تجھے اس مُصیبت سے بچا سکے۔ اور تیرے اس مرض کا علاج کر سکے۔ یا رقی یرقی سے نکلا ہے کہ اس کی رُوح کو کون اُٹھائیگا یعنی اس کے رشتہ دار وغیرہ کہیں گے کہ اس کو عذاب دینے والے فرشتے لے جائینگے یا آرام دینے والے ۔

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ

اور اس کو یقین ہو جائیگا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ

ساق ساق سے مل جائے گی۔ یہ بھی محاورہ ہے سخت بیماری کے وقت بیمار ساق پر ساق مارتا ہے۔ دوسرے اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک مُصیبت کے ساتھ دوسری مصیبت کفار پر آئے گی۔ اور ان کو مہلت نہ دیجائے گی۔ سخت مُصیبت کو بھی کہتے ہیں ۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ؕ

تیرے رب کی طرف اس دن سب نے جانا ہے۔ اور کوئی کسی کا ساتھی نہیں ہوگا ۔

رکوع دوم

(مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۱۴ء)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ

یہ متکبر انسان جس نے رسولوں کا انکار کیا۔ یعنی ہمارا رسول ایک بات لایا تھا یہ بجائے اس کے کہ اس کی تائید کرتا۔ الٹا مخالفت کرتا ہے اس نے نہ صدقہ دیا اور نہ نماز پڑھی۔ یعنی رسول کی تصدیق نہ کی بلکہ انکار کیا اور منہ پھیر لیا۔ یہاں ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے عبادت پر ایمان کو فضیلت دی ہے۔ پہلے فلا صدق فرمایا اور پھر اس کے بعد لا صلی فرمایا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان کے بعد ہی اعمال ہو سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ ۹۔ اگست ۱۹۱۴ء

بدقسمت البانیہ اور اُس کی امارت

قاعدہ ہے کہ بڑی مصیبت کے سامنے چھوٹی مصیبت فراموش ہوجاتی ہے۔ اور جب بڑی بڑی قومیں برسرِ پرخاش ہوں۔ تو پھر چھوٹی ریاستوں کا ذکر بھی بمشکل آتا ہے۔ چنانچہ اسوقت جبکہ روسی افواج آسٹریا اور جرمنی کی حدود کو عبور کرچکی ہیں اور جرمنی لشکر فرانس کے اندر داخل ہوچکا ہے۔ یورپ کی تمام چھوٹی بڑی طاقتیں اجتماع افواج میں مصروف ہیں۔ اور دول عظیمے بلکہ یوں کہو کہ کل دنیا کا امن درہم برہم ہورہا ہے۔) بدقسمت البانیہ یا مکسیکو کا بھولے سے بھی ریوٹر کی تاروں میں ذکر نہیں آتا۔ حالانکہ ہردو جگہ امن بدستور سابق مفقود ہے۔ خصوصاً اول الذکر ملک کی حالت توناگفتہ بہ ہے۔ اور جسقدر اس مظلوم سرزمین کے حالات کا پتہ لگتا ہے۔ اُسی قدر ہر ہمدرد نوع انسان کا دل پگھلتا اور آنکھیں تر ہوتی ہیں۔

اس پہاڑی ملک کو اگرچہ بظاہر آزاد کرا دیا گیا ہے۔ اور دول یورپ کی متفقہ حکومت قائم کرکے ایک یورپین مسیحی شاہزادہ کو اسکا حکمران کردیا گیا۔ لیکن جہاں تک ملک کی خوشحالی اور امن کا تعلق ہے۔ وہاں تک البانی رعایا آزادی سے محروم اور امن و سلامتی کی برکات سے ناآشنا ہے۔ ایک طرف رعایا میں مناقشات ہیں یا دوسری طرف بیرونی سازشوں کا بازار گرم ہے۔ سرویا شمال میں اور یونان جنوب میں ریشہ دوانیاں کررہے ہیں۔ اور آپکے حلفا اُن کی کاروائیوں کی حمائت کرتے ہیں۔ آسٹریا اور اٹلی گو بظاہر البانیہ کے محافظ کہلانے کے مدعی اور اس ریاست کی آزادی بحال رکھنے کے ذمہ دار کہلاتے ہیں۔ لیکن در پردہ وہ دونوں موقعہ کے منتظر اور البانیہ کے حصے بخرے کرنے پر آمادہ ہیں۔ اٹلی نے جنوبی حصہ پر قابض ہونے کے لئے ۸۰ ہزار فوج جمع کر رکھی ہے۔ صرف وقت کا منتظر ہے۔ آسٹریا ولونا کے پاس ایک مستحکم مقام خریدنا چاہتا ہے۔

غرض یہ کہ اسوقت البانیہ کی حالت نہائت قابل رحم اور بہت خطرناک ہے۔ ذیل میں اس اجمال کی تفصیل انگریزی اخبارات کے حوالجات سے دی جاتی ہے۔ امید کہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

حکومت امریکہ نے اپنے ایک سفیر کو حال ہی میں البانیہ کی اندرونی حالت معلوم کرنے اور واقعات کی حقیقت پر سے پردہ اٹھانے کے لئے بھیجا۔ صاحب موصوف نے اگرچہ ان مظالم کا ذکر نہیں کیا۔ جو البانی رعایا خصوصاً مسلمانوں پر غارتگر یونانیوں کے ہاتھ سے توڑے جارہے ہیں۔ تاہم انھوں نے ملک کی سیاسی حالت پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "میں نے ایک شہزادہ (ولیم آف ویڈ) کو دیکھا۔ جو اپنے تئیں بادشاہ کے لقب سے ملقب کئے تھا۔ لیکن نہ اُس کے پاس کوئی طاقت اور نہ ملک تھا۔ نہ ہی سوائے اُس کے اپنے بیوی۔ بچوں کے اُس کی کوئی اور رعایا تھی۔ بندرگاہ میں ۹ اجنبی جہاز کھڑے تھے۔ جن کی توپوں پر بے طاقت امیر البانیہ کو اپنی حفاظت کے لئے بھروسہ تھا۔" پھر سفیر موصوف فرماتے ہیں۔" البانیہ میں اس وقت مفصلہ ذیل حکومتیں ہیں۔

(اوّل) چھ بڑی بڑی طاقتیں جن کے ساتھ اُن کی تمام قوت و جبروت ہے۔ (دوم) بین الاقوامی کمیٹی جو ملکی انتظام اور مالی حالت کی نگران اور ان معاملات میں کامل با اختیار ہے۔ (سوم) ڈچ فوجی پولیس جنکو دار و گیر کے اختیارات ہیں۔ (چہارم) شہزادہ ولیم جس کو باقی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ (پنجم) البانی حکومت یعنی وزارت جس کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ تمام حکومتیں باہم ایکدوسرے سے حسد و رقابت رکھتی ہیں"۔

یہ ہے امریکن سفیر کی رائے۔ جو دورانہ اور اپائرس میں جاکر واقعات کو اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرنے کے بعد قائم کی گئی ہے۔ بھلا جس ملک میں یہ طوائف الملوکی ہو۔ اُس کے امن کا سوائے خدا کے اور کون محافظ ہوسکتا ہے۔

اس بدنظمی کا نتیجہ آخرش یہ ہوا۔ کہ البانیہ تین حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ اول شمال میں ایک جمہوری ریاست جو سرویا کے زیر اثر ہے۔ دوم۔ جنوب کا خود مختار اپائرس جو یونانی افواج کے سہارے پر البانیہ سے آزاد ہے۔ سوم وسط کا مسلمان علاقہ جو اسد پاشا کے اخراج اپائرس والوں کے مظالم پر چشم پوشی کرنے اور وزارت میں مسیحی عنصر کی زیادتی کے باعث اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ترقی حکومت کی طرف سے اُسے امداد ملتی ہے۔

امیر البانیہ نے اگر کسی حصہ کو فتح کرنے اور اس پر اپنی سیادت بٹھانے کے لئے جدوجہد کی ہے۔ تو یہ صرف وسطی علاقہ ہے۔ لیکن قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ وفادار ڈچ افسر کرنل ٹامسن قتل ہوگیا۔ باقی ڈچ افسروں نے استعفا دیدیا۔ مالیسوری مسیحی سپاہیوں نے پہلے تو اپنے ہموطنوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے سے انکار کردیا۔ لیکن بعد میں ایک مسیحی البانی سردار مسمی پرنک بیب ڈوڈا کے ایما سے شہزادہ کا حکم مان لیا۔ ان مسلم البانیوں نے اس لشکر کو شکست دی۔ اور سات سو آدمی ایک ہی جگہ میں قتل کردیئے۔ اس شکست کی وجہ یہ تھی۔ کہ البانی مسلمان تواعد دان افسروں اور سابق ترکی سپاہیوں کے زیر قیادت ہیں۔ اس شکست نے شہزادہ کا رہا سہا نفوذ و اثر خاک میں ملا دیا۔ حقوق طلب مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ البانیہ کا ایک مسلمان سردار ہو۔ طاقتیں اس مطالبہ کی منظوری سے انکار کرتی ہیں۔ اور حالت اسقدر نازک ہوگئی ہے کہ شاہزادہ صاحب نے بیوی بچوں کو روانہ بھیج دیا ہے۔ اور خود البانیہ سے رخصت ہونے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ پرنک بیب ڈوڈا نے شاہزادہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ یا تو اسد پاشا کو واپس بلا لیا جائے یا پھر آپ سقوطری تشریف لے چلیں۔ وہاں پر ۱۵ ہزار لشکر جمع ہوسکے گا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس وقت میرے پاس صرف ۱۵۰۰ آدمی ہیں۔ ان سے کام لینے کے لئے ۴۰۰۰ پونڈ درکار ہیں۔

آخر اندرونی مددگاروں کی اس خشک روش اور بیرونی محافظوں کی خودغرضی اور رعایا کے بدلے ہوئے تیور دیکھ کر شہزادہ نے ۱۲۔ جولائی کو سفرائے دول کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ اور اس میں صاف صاف کہدیا۔ کہ "یا تو فوج اور روپیہ سے مدد دو۔ ورنہ میں البانیہ سے رخصت ہوتا ہوں"۔ ابھی کانفرنس کا جواب دنیا تک پہنچنے نہیں پایا۔ کہ اپائرس کے ظالم باغندوں نے دوبارہ بغاوت کرکے کولونزہ پر قبضہ کرلیا۔ اور جسطرح پہلی مرتبہ انھوں نے ایک مقام پر ۲۰۰ مسلمان باشندوں کو گرجا میں لیجا کر قتل کیا تھا۔ اسی طرح اب قتل و غارت کا بازار گرم کردیا۔ بلکہ اس دفعہ تو پہلے سے بھی زیادہ وحشیانہ حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ ۱۴۔ جولائی کو ایک انگریز خاتون نے ولونا سے ٹائمز لنڈن کو مفصلہ ذیل تار دیا ہے۔

"اپائرس والے ساحل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ مسلمانوں کے باقی ماندہ گاؤں بھی جلا دیئے ہیں۔ قصبہ تیلین کو بھی جلا کر خاکستر کردیا ہے۔ ٹیسکی کے تمام باشندوں کو بشمولیت مستورات و اطفال تہ تیغ کرکے اُن کی لاشوں کو پارہ پارہ کیا گیا۔" (سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲)

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

تصدیق المسیح

حضرت مسیح موعودؑ واقعی نبی اللہ تھے

نمبر ۲

(مضمون)

حضرت مسیح موعود کی نبوت و رسالت کو مسئلہ بروز کے ساتھ بہت بھاری تعلق ہے۔ مگر بعض نے اس کے سمجھنے میں از حد ٹھوکر کھائی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی تو اس کو تناسخ سے تعبیر کر کے ہنسی اڑاتا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ بروز ہوئی کیا بلا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ بروزی ہونے سے حضرت مسیح موعود واقعی نبی اللہ نہیں ہوسکتے۔ گویا یہ مقام عزت نہیں۔ بلکہ ایک تام ذلت ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت پر ایک سیاہ دھبہ ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا تعالےٰ نے میرا نام بار بار نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا ہے۔" دیکھو ایک غلطی کا ازالہ

تعجب کا مقام ہے کہ وہ بروزی صورت جو حضرت مسیح موعود کے لئے نبی اور رسول جیسے عظیم الشان نام حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور جس نے اتنا بڑا کمال کیا۔ کہ ایک امتی کو مقام مصطفےٰ اور مجتبےٰ کا تاج پہنایا۔ اور جس کی وجہ سے اس کو سرور انبیاء کا دست و بازو قرار دیا گیا۔ وہی بروزی صورت آج منکران نبوت کے نزدیک ایسی قابل نفرت چیز ہے جس سے کبھی مسیح موعود زمرۂ انبیاء میں شامل نہیں ہو سکتے۔

بروز کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے جب ہم حضرت مسیح موعود کی کتب کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ تو ایک غلطی کے ازالہ میں پاتے ہیں

"بروز کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ بروزی انسان صاحب بروز کا نواسہ یا بیٹا ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو"

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں:

"بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو"

آگے حضرت اقدس تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ شہادت پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہانتک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے ...... یہ کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا نام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے۔ کہ من تو شدم تو من شدی۔ من تن شدم تو جاں شدی۔ تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری"

مزید براں جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کے ساتھ تعلق بیان فرمایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ پس ان الفاظ سے بھی بروز کی حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"حدیثوں میں لکھا ہے۔ کہ مہدی خلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا...... اور وہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے۔ کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا۔ اور اسی کی روح کا روپ ہوگا...... وہ فرزند کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث اُس کے خلق کا وارث۔ اس کے علم کا وارث۔ اُس کی روحانیت کا وارث ...... اور جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لیگا۔ اس کا علم لیگا اس کا خلق لیگا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لیگا"......

پس جبکہ بروز کا یہ مقام ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ تو مسیح موعود کا بروزی نبی ہونا نہایت درجہ کمال نبوت ہے نہ کہ نقص نبوت جبکہ مسیح موعود نے حضرت خاتم النبیین جیسے عظیم الشان نبی کا ظلی طور پر علم لیا۔ خلق لیا۔ اور نبی کا لقب لیا۔ تو پھر ایسا ہونا تو حضرت مسیح موعود کی شان نبوت کو دوبالا کرتا ہے۔ نہ کہ اُلٹا اُس کو ناقص بناتا ہے۔

ایک اور خطرناک غلطی جو عام طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بروز یا ظل کے الفاظ کو ناقص اور غیر حقیقی الفاظ کے مترادف خیال کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے

"اس زمانہ میں بروزی طور پر یہودی بھی پیدا ہوئے۔ اور بروزی طور پر مسیح ابن مریم بھی پیدا ہوا" تحفہ گولڑویہ۔ ایک اور جگہ فرمایا

"پس مسلمان لوگ یہودی کیونکر بن سکتے ہیں۔ جب تک ان میں بروزی طور پر مسیح موعود پیدا نہ ہو" نزول المسیح

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپکو بروزی طور پر مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور اگر بروزی طور پر کے یہی معنی ہیں۔ کہ ناقص اور غیر حقیقی طور پر۔ تو اس سے لازم آیا۔ کہ آپ واقعی مسیح موعود نہ تھے۔ حالانکہ آپ کشتی نوح میں فرما چکے ہیں۔

"جو شخص فی الواقعہ مجھے مسیح موعود نہیں مانتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں"۔

پس بروز یا ظل کے ناقص اور غیر حقیقی معنے کرنا گویا حضرت اقدس کو واقعی مسیح موعود ہونے سے جواب دینا ہے۔ جو کہ بالبداہت باطل ہے بروز کی حقیقت پر مندرجہ ذیل اشعار کچھ روشنی ڈالتے ہیں:

مردم نا اہل گویندم کہ چوں عیسےٰ شدی
بشنو از من ایں جواب شان کہ اے قوم حسود
چوں شمارا شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسےٰ مرا کرد است از بہر یہود
ورنہ از روئے حقیقت تخم ایشاں نیستید
نیز ہم من ابن مریم نیستم اندر وجود

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمان لوگ واقعی یہود تو ہیں مگر وجودی طور پر وہ یہودی نہیں۔ اسی طرح حضرت صاحب واقعی مسیح موعود تو ہیں۔ مگر وجودی طور پر وہ مسیح ابن مریم نہیں۔ یہاں ہی سے ان لوگوں کا رد لازم آتا ہے۔ جو کہ بروز کو تناسخ سمجھ کر اس پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ حالانکہ تناسخ اور بروز میں بہت بڑا فرق ہے۔ ایک ہی روح (وجود) کا مختلف شکلوں اور مختلف اوصاف میں ظاہر ہونا تناسخ کہلاتا ہے۔ لیکن دو مختلف وجودوں کا (روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے) ایک ہی رنگ اور خو و بو میں ظاہر ہونا بروز کہلاتا ہے۔ بروز تو تناسخ کا رد ہے۔ نہ کہ تناسخ کا موید۔ اور دوسرے یہ قابل غور امر ہے کہ تناسخ کا رد تو قرآن شریف اور کل آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود نے بھی خود اس کا بہت رد فرمایا ہے۔ لیکن مسئلہ بروز کا ذکر نہ صرف قرآن شریف میں بلکہ خدا تعالیٰ کی سب پاک کتابوں میں پایا جاتا ہے جیسے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"خدا تعالےٰ کے عجیب اسرار میں سے ایک بروز کا مسئلہ ہے جو خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اسکا ذکر پایا جاتا ہے۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۹

گویا دوسرے لفظوں میں بروز پر ہنسی اڑانا خدا تعالیٰ کی کل کتابوں کی تکذیب کرنا ہے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اگر بروز صحیح نہ ہوتا۔ تو پھر "آخرین منہم" میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے"

پس سمجھدار کے لئے لازمی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب نہ کرے۔

اور جلدی سے بغیر سوچے سمجھے کسی سچائی کا انکار ہوے۔ مسئلہ بروز ایک نہائیت باریک مسئلہ ہے۔ جو اپنے اندر دو طاقتیں رکھتا ہے۔

ایک یہ کہ شخص مورد بروز صاحب بروز سے وجودی طور پر الگ ہوتا ہے۔ اس لئے وجودی طور سے وہ حقیقی نہیں کہلاتا۔ دوسرے یہ کہ روحانی تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز سے کسی طرح بھی الگ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ بروزی لحاظ سے حقیقی کہلاتا ہے۔ نہ کہ غیر حقیقی۔ . . . اس لئے خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے۔

"ومن فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رای"

یعنے جو شخص مسیح موعود اور محمد رسول اللہ صلعم میں فرق کرتا ہے۔ اس نے نہ ہی مسیح موعود کو دیکھا ہے۔ اور نہ ہی پہچانا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود بوجہ ظل اتم ہونے کے جائز دلی عہد کی حیثیت سے کر صاحب بروز کی طرح اپنے اندر وہی حیثیت اور وہی حقیقت رکھتے ہیں جو کہ اسکا اصل رکھتا ہے۔ اور اگرچہ وہ حقیقت اور حیثیت حضرت مسیح موعود کی اپنی نہیں۔ ورثہ میں ملی ہے۔ مگر کسی چیز کے ورثہ میں ملنے سے نفس نبوت وحیثیت میں ہرگز ہرگز کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود کی نبوت کو بوجہ ظلی یا بروزی ہونے کے ناقص اور غیر حقیقی قرار دینا ایک سخت نادانی ہے۔ جبکہ تمام انبیاء علیہم السلام کے نزدیک یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ نفس کمالات و نبوت میں شخص مورد بروز اور صاحب بروز میں بذاتہ کوئی دوئی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ کسی کا مورد بروز ہونا بالکل غلط اور باطل ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ بروزی طور پر تمام کمالات محمدیہ معہ نبوت محمدیہ کو حاصل کرنا نقص ہو۔ سوچو خدا را سوچو۔ اور اگر نفس کمالات اور نبوت میں فرق ہے۔ تو لاچار ماننا پڑتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے حضرت نبی کریم کے کمالات اور نبوۃ کو کامل طور پر حاصل نہیں کیا۔ اسلئے وہ ناقص ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں نبی اور رسول ہوں۔ باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"

. . . . نزول المسیح

اور اگر باوجود تمام کمالات و نبوت محمدیہ کے کامل طور پر حاصل کرنے کے پھر بھی مسیح موعود ناقص اور غیر حقیقی نبی ہیں۔ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت نبی کریم ایسے ناقص اور غیر حقیقی نبی تھے۔ کہ ان کے تمام کمالات معہ نبوت کو کامل طور پر پانیوالا شخص مسیح موعود ناقص کا ناقص ہی ناتمام رہا۔ کیونکہ تمام دنیا مانتی ہے۔ کہ ظل کا نقص اصل کے ناقص ہونے پر بدیہی دلیل ہے۔ الغرض محمدی نبوت اور کمالات کی کامل مظہریت اس امر کی متقضی ہے کہ وہ بھی اپنے اندر پوری حقیقت اور کاملیت رکھے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود کو ناقص اور غیر حقیقی نبی قرار دینا نہ صرف حضرت مسیح موعود کی ہتک کرنا ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ناقص اور غیر حقیقی ٹھہرا کر ان کی نبوت سے بھی انکاری ہوتا ہے۔ سو حق اور سچ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کا بروزی طور سے مقام نبوت و رسالت کو حاصل کرنا ہرگز ہرگز آپکے واقعی نبی اللہ ہونے میں روک نہیں۔ بلکہ ایسا ہونا ایک بہت بڑا کمال نبوت ہے۔ جو کہ صرف ہمارے سرکار حضرت مسیح موعود کو ہی حاصل ہے اور جسکی وجہ سے وہ اُمتی سے واقعی اور حقیقی طور پر نبی اللہ اور رسول اللہ بنے۔ اور بعض انبیاء سے بڑھکر خدا کے نبی کہلائے۔ اور زمرہ انبیاء میں شامل ہوئے اور جیسا کہ میں نے اپنے دوسرے مضمون میں ثابت کیا ہے کہ اُمتی ہونے سے نبوت میں فرق نہیں آتا۔ ایسا ظلی یا بروزی ہونا اصل مقام نبوت میں رخنہ انداز نہیں بلکہ انکے کہنے سے صرف یہ مطلب ہے۔ کہ یہ نبوت بواسطہ فیض محمدی ہے۔ اور بس اصل نبوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ خاکسار احمد محمد سعید الحیدری (لاہور)

پیغام (لاہور) کے متعلق صادق کا بیان

بخدمت جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ڈاک کی خدمات آپکے سپرد تھیں۔ جیسا کہ بیرونجات کے تمام احباب کو بھی معلوم ہے۔ ۴ اگست کے پیغام میں سیدنا و اماما ابن المسیح الموعود حضرت صاحبزادہ صاحب اور درشیخ یعقوب علی صاحب (کو پیغام والوں نے جن الفاظ میں یاد) جس طرح خوب اور سیاہ کیا لکھا ہے۔ اسکا بہترین جواب پیغام کے دو پرچوں کی قیمت دیکر کسی چوہڑے سے دلایا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارا مسلک

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو * رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

دوسری بات افسوس سے لکھی ہے۔ کہ پیغام کو بعض نادانوں نے یہ جتا کر کہ گورنمنٹ اسپر ناراض ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آنے سے بند کرا دیا تھا۔ لیکن وہ حضرت مسیح نے پھر خود ہی منگوانے لگ گئے تھے۔ آپ مہربانی فرما کر للہ شہادت دیں۔ کہ پیغام کیا بند ہوا تھا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے منگوانا شروع کیا تھا۔ یا نہیں۔ اور اگر پھر پیغام آنے لگ گیا۔ تو آیا پھر اسے دوبارہ خلیفۃ المسیح نے واپس کیا تھا یا نہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ بند بالکل بند اور پھر تادم وصال منہ نہیں لگایا۔

جواب۔ السلام علیکم! میں نے ۷ رمضان المبارک کے پیغام میں آپکا حوالہ مضمون پڑھا ہے۔ اُس کے آخری حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے پیغام بند کرنے کے متعلق چند سطروں میں اڈیٹران پیغام نے چار غلط بیانیاں کی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پیغام اسواسطے بند کیا تھا کہ کسی نے آپکو کہا کہ گورنمنٹ ناراض ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ پیغام میں ایک چار سطر کا مضمون دبی زبان میں قادیان کے اخباروں پر حملہ ہوا تھا جسپر حضرت مرحوم ایسے ناراض ہوئے۔ کہ فرمایا یہ پیغام جنگ ہے۔ مجھے حکم دیا۔ کہ اگرچہ ہم قیمت دے چکے ہیں۔ پھر بھی ہمارے نام اسکا آنا بند کر دیں اگر ڈاک میں آوے۔ تو واپس کر دیں۔ اور خود بھی ایک خط پیغام کے ایڈیٹر کو لکھا جسپر ڈاکٹر صاحب نے بہت معذرت کی اور معافی مانگی۔ دوسری غلط بیانی۔ ان سطور میں یہ ہے کہ سارے حلقوں میں خبر پہنچائی گئی۔ کہ اس کو بائیکاٹ کر دو۔ ہم نے کوئی سارے حلقوں میں ایسی خبر نہیں پہنچائی۔ تیسری غلط بیانی یہ ہے کہ پھر خود منگوایا۔ حضرت مرحوم نے ہرگز پھر خود نہیں منگوایا۔ اور نہ پیغامیوں کو یہ جرأت تھی۔ کہ وہ خود بھیجتے۔ دوبارہ اجراء اسطرح سے ہوا۔ کہ میں نے خط لکھا۔ کہ آپ بھیجدیں۔ میں پیش کر دونگا۔ امید ہے۔ کہ حضرت واپس نہ کرینگے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ چوتھی کذب بیانی اس میں یہ ہے کہ مفتی محمد صادق کو سرزنش ہوئی۔ یہ محض افتراء اور بہتان ہے۔ نہ اس معاملہ میں میرا کچھ قصور تھا۔ اور نہ مجھے کوئی سرزنش ہوئی نہ حضرت نے اسکے متعلق مجھے کبھی کچھ تحریری یا تقریری طور پر فرمایا۔ اور مجھے فرمانا ہی کیا تھا۔ میں تو اہل پیغام کا خیر خواہ ہی تھا۔ ہر وقت اُن کے حق میں حضرت کے حضور نیک کا کلمہ بولنے کی کوشش کرتا تھا جو خطوط سکھے جاتے تھے۔ وہ حضرت صاحب کے حکم سے لکھے جاتے تھے۔ انہیں ایام میں خلیفہ رجب الدین صاحب کا لڑکا یہاں خطبے کر آیا تھا۔ درس میں وہ خط پیش ہوا۔ بہت سے آدمی موجود تھے۔ سب کے سامنے حضرت نے جواب میں لکھایا۔ کہ خلیفہ صاحب آپ ہمارے دوست تھے۔ مگر آپ بھی منافقوں کے ساتھ مل گئے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ درس میں بہتوں نے سنا۔ ایسے الفاظ میرے دل کو رنج دیتے تھے۔ لیکن پھر بھی میں اپنے احباب کی وقعت کو اپنے دل سے کم نہ کرتا تھا۔ میں ظن کرتا تھا۔ کہ یہ صرف ایک ناراضگی کا اظہار ہے۔ جو باپ خفگی کی حالت میں اپنے بیٹوں پر کر سکتا ہے۔ اس کے بعد جب ٹریکٹ اظہار حق کے ساتھ اتفاق کا مضمون پیغام میں نکلا۔ تو پھر حضرت سخت ناراض ہوئے۔ اور پیغام کے پرچے پر لکھا۔ کہ ہمیشہ کے لئے بند۔ اور مجھے حکم دیا کہ اب میرے پاس نہ آئے۔ احباب پیغام کو اطلاع دیدی گئی۔ انھوں نے پھر بھی معافیاں مانگیں۔ اور حضرت کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ مگر پیغام بند رہا۔ اور آپ کے آخری دم تک بند رہا۔ یہ ہے پیغام کی قسمت خلافت اول کے زمانہ میں۔ اور خلافت دوم میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ہمارے معزز دوست خواہ مخواہ پرانے قصوں کو چھیڑتے ہیں۔ باوجودیکہ الفضل بالکل خاموش ہے۔ الحق اور نور کو بھی خاموش کرا دیا گیا تھا۔ مگر ان کی خاموشی دیکھ کر پیغام پہلے سے بھی زیادہ جوش میں آگیا۔ کھلی گالیوں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ ان حال میں صلح ہو تو کیونکر ہو۔

محمد صادق۔ عفی اللہ عنہ

(ایڈیٹر بدر۔ قادیان)

دعوت الی الخیر

ولائیت میں تبلیغ اسلام

(چوہدری صاحب کا خط)

سیدی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ * میں ہفتہ کے دن ہائیڈ پارک میں گیا - مختلف مذہبوں - اور سوسائیٹیوں کے لیکچرار موجود تھے - لیکن سب سے زیادہ مجمع دہریہ لوگوں کے اردگرد تھا - میں بھی وہیں ٹھہر گیا - پہلے ایک دہریہ لیکچرار کھڑا ہوا - اس نے عہد نامہ عتیق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر چند اعتراضات کئے اور پھر ان اعتراضوں کو وسیع کر کے تمام مذہبوں پر اور خدا کے ماننے والوں پر اعتراضات شروع کر دیئے - اور اس کے بعد اس نے اس کی مخالفت میں کہنے کے لئے ۱۵ منٹ کا وقت دیا - حاضرین میں سے جن میں سے اکثر دہریہ اور صرف چند عیسائی تھے کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہوئی - کہ ممبر پر آتے - میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر ۱۵ منٹ کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق چند عام فہم باتیں کہیں - اور زیادہ زور الہام اور وحی پر دیا - اور اس بات کے بیان کرنے کی کوشش کی کہ علوم جو انسان الہام اور وحی کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے - ایسے قابل اعتبار یقینی اور مضبوط ہیں - جیسا کہ وہ علوم جو ہم حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں - اور علوم جو وحی کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہیں - ان تمام طریقوں سے ان کا امتحان اور آزمائش کی گئی ہے - جن سے کہ ظاہر علوم کا امتحان اور آزمائش کی جاتی ہے - اور وہ سچے نکلے ہیں *

پھر جب انسانی فطرت اور عقل اس بات کی تائید کرتی ہیں - تو بات اور بھی پختہ ہو جاتی ہے - اس کے بعد دہریہ لیکچرار کی باری تھی - اس نے مجھے ہنسی میں اڑانے کی کوشش کی - کہا کہ انگلستان میں بہت سے نبی گذر چکے ہیں - اور بگٹ ابھی زندہ ہے - اس لئے ہمیں نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے - پھر وقت ملنے کی کوئی امید نہیں تھی - میں ان لوگوں سے علیحدہ ہو کر ایک طرف کھڑا ہو گیا - حاضرین میں سے چند لوگ میرے اردگرد جمع ہو گئے - اور الہامات و وحی کے متعلق پوچھنا شروع کیا - میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ذکر کیا - اور کچھ اپنے تجربات بھی بیان کئے - اور خاص کر جنگ بلقان کے متعلق جو حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے - اس کا ذکر کیا - ان باتوں سے اکثر حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا ہے - اور ان میں سے بعضوں نے ملنے کے وعدے کئے ہیں *

لنڈن میں آکر اور مختلف سوسائٹیوں کے لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر آیا ہوں - کہ یہاں اسلام کی جنگ دراصل دہریت کے ساتھ ہے - نہ کہ عیسائی مذہب کے ساتھ - مختلف انجمنیں خواہ وہ سیاسی ہیں یا مذہبی یا اخلاقی ان کے کارکن نیچر اور وہ لوگ جو ایسے کاموں میں زیادہ چستی دکھلاتے ہیں - اکثر دہریہ ہیں - یا اگناسٹک ہیں - اور اگر اللہ تعالےٰ کو بھی مانتے ہیں - تو وہ ایسے رنگ میں جیسے کہ برہمو سماج - اس لئے میرے خیال میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرز اختیار کرنے کے اور کوئی ایسی طرز نہیں - جو حقیقی رنگ میں مفید ہو - اور بدی کو جڑھ سے اکھیڑ سکے - اس کے لئے ضروری ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار اور بڑے زور سے پیش کیا جائے - اور پیش کرنے والے لوگ ایسے ہونے چاہئیں - کہ جو علاوہ حسن اخلاق اور اعلیٰ درجہ کے چال چلن کے آداب مجلس سے واقف اور الہام و وحی سے بھی قدر آشنا ہوں - اور اس بات کے پہنچانے میں کسی کی ہنسی یا ملامت کی پرواہ نہ کریں - کیونکہ ضرور ہے کہ شروع شروع میں ایسے لوگوں پر بدظنی اور ہنسی ہو - اللہ تعالےٰ کی حکمت عملی نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا - اور اس نے تبلیغ اسلام میں ایک خاص طرز اختیار کی - جو لوگوں کو ناپسند ہے - لیکن اللہ تعالےٰ کی نظر اہل دنیا سے باریک تر - اللہ تعالیٰ کا علم ان لوگوں کے علم سے وسیع ہے اور اللہ تعالےٰ کی حکمت ان لوگوں کی حکمت سے زیادہ پختہ ہے - اس خیال کو دل میں لے کر میں Ethical Society کے چرچ میں گیا - ان لوگوں کو دعوےٰ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو مانتے ہیں - لیکن ان لوگوں کی تقریروں سے معلوم ہوا - کہ اللہ تعالےٰ کے صاف صاف منکر ہیں - انسانی اخلاق کو خدا مان کر پوجتے ہیں - احسان ایک خدا ہے سچائی ایک خدا ہے - انصاف ایک خدا ہے - لیکن ان خداؤں کو نہ کچھ علم ہے - اور نہ طاقت اور نہ کسی سے محبت کر سکتے ہیں - اور نہ بغض اور خود انسانی دماغ کی ایجاد ہیں - اس کے بعد مسیح ناصری علیہ السلام اور بدھ علیہ السلام خدا ہیں - اور ارسطو بھی خدا ہے کیونکہ یہ لوگ راستباز تھے - اور ان لوگوں کے گرجوں میں - مسیح بودھ - ارسطو اور بعض زمانہ موجودہ کے حکماء کے بت بھی ہیں -

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے - کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بت ابھی تک ان لوگوں نے نہیں بنایا - نہ ہی ان کے مذہبی گیتوں اور دعاؤں میں بودھ یا مسیح کی طرح محمد صلعم کا ذکر ہوتا ہے - عیسائیت کے خلاف بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرز صریح التاثیر معلوم ہوتی ہے - اس لئے میری طبیعت بڑے زور سے اس طرف مائل ہے - کہ مسیح کی وفات اور اس کی قبر کا ذکر کیا جائے - اور پھر مسیح کی آمد ثانی پر لیکچر دیئے جائیں - یہ طرز صریح التاثیر ثابت ہوگی - انشاء اللہ تعالےٰ - ضرب یختلی اصل الاخصام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس طرز کے متعلق فرمایا ہے *

حضور کا رؤیا پڑھکر مجھے بہت خوف پیدا ہوا ہے - میں ڈرتا ہوں - کہ ان دعدوں میں کہیں میں بھی شامل نہ ہو جاؤں - رب اما تریني ما یوعدون رب فلا تجعلني في القوم الظالمین - اللھم اغفر وارحم وانت خیر الراحمین - حضرت مفتی صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب کے خطوط اور دیگر مبلغین کے خطوط پڑھکر دل بہت خوش ہوتا ہے - اللہ تعالےٰ سب کو کامیابی دے - اور امن و عافیت سے رکھے - شام سے مجھے بہت امید ہے - شام کے لوگ اہل پنجاب کی طرح زندہ دل اور سادہ مزاج ہیں - مصر کی نسبت مجھے بہت شکوک ہیں - مجھے اس بات کو پڑھکر حیرانی ہوئی - کہ برادرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب اگرچہ مصری ہیں - لیکن گفتگو اور تحقیق کا شوق دو شامیوں نے ہی ظاہر کیا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی عرب اور شام کا ذکر ہوا ہے - مصر کے متعلق مجھے تو یاد نہیں *

نوپلل اور خوکسٹن دو جگہیں خیال میں ہیں - لیکن خرچ کے خیال سے ابھی تک کہیں بھی جانے کا فیصلہ نہیں کیا * (فتح محمد سیال)

المشتہر [illegible] جنرل منیجر انڈین ہنڈ پریس [illegible]